رجسٹرڈ ایل ...
ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

نمبر ۷۵	مطابق یکم اپریل ۱۹۳۷ء	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۱۸ محرم ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز رہی۔ کسی قدر پاؤں میں درد کی شکایت پائی گئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک اور ہر عیب سے منزہ مذہب صرف اسلام ہے

"اے دوستو! یقیناً یاد رکھو۔ کہ دنیا میں سچا مذہب جو ہر ایک غلطی سے پاک اور ہر ایک عیب سے منزہ ہے۔ صرف اسلام ہے یہی مذہب ہے۔ جو انسان کو خدا تک پہونچاتا۔ اور خدا کی عظمت دلوں میں بٹھاتا ہے۔ ایسے مذہب ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں جن میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ اپنے جیسے انسان کو خدا کر کے مان لو۔ یا جن میں یہ تعلیمیں ہیں۔ کہ وہ ذات جو مبدا ہر ایک فیض ہے۔ وہ تمام جہان کا خالق نہیں ہے۔ بلکہ تمام ارواح خود بخود قدیم سے چلے آتے ہیں۔ گویا خدا کی بادشاہت کی تمام بنیاد ایسی چیزوں پر ہے۔ جو اس کی قدرت سے پیدا نہیں ہوئیں۔ بلکہ قدامت میں اس کے شریک اور اس کے برابر ہیں۔ جس کو علم اور معرفت عطا کیگئی ہے۔ اس کا فرض ہے جو ان تمام اہل مذاہب کو قابل رحم تصور کر کے سچائی کے دلائل ان کے سامنے رکھے اور ضلالت کے گڑھے سے ان کو نکالے۔ اور خدا سے بھی دعا کرے۔ کہ یہ لوگ ان مہلک بیماریوں سے شفا پائیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۵۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں آریوں سے احمدیوں کا کامیاب مناظرہ

بذریعہ تار

کراچی ۳۰ مارچ۔ کراچی میں جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری احمدی مناظر اور پنڈت رام چندر صاحب آریہ مناظر کے درمیان مسئلہ تناسخ اور قدامت روح و مادہ پر مناظرہ ہوا۔ جس میں احمدی مناظر کو خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور مسلم و غیر مسلم طبقہ پر بہت اچھا اثر ہوا اس مناظرہ میں احمدیت کی کامیابی خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اور کذب و باطل پر حق و صداقت کی کامیابی کی کراچی میں واحد مثال ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کا اختتام

ایسوشی ایٹڈ پریس کی اطلاع

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے آخری دن کی مختصر روئداد کے متعلق ایسوشی ایٹڈ پریس کی حسب ذیل اطلاع "سٹیٹسمین" اور دیگر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔

قادیان ۲۹ مارچ۔ کل جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اختتام ہوا۔ جب کہ بجٹ پر گذشتہ ... تحفیف کو جاری رکھتے ہوئے سات لاکھ روپیہ کا بجٹ منظور کیا گیا۔ نیز بیکاری کے انسداد اور اصلاح دیہات کی تجویز منظور کی گئی۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ کراچی بمبئی اور کلکتہ کے تبلیغی مراکز کو مضبوط کیا جائے۔

اپنی اختتامی تقریر میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے تعلیمی اصلاحات کی وضاحت فرماتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ سکولوں کے تعلیمی نصاب ایسے ہونے چاہئیں۔ جن کے ذریعہ طالب علموں کے دلوں میں پر امید جوش اور امنگ پیدا ہو۔ اور گمراہ کن اور یاس و ناامیدی کے جذبات پیدا کرنے والی کتب سے احتراز کرنا چاہیئے۔ نیز تاریخ اسلام کے متعلق عمدہ اور بہترین کتب پڑھانی چاہئیں انسداد بیکاری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے مناسب و موزوں پیشہ کے انتخاب پر زور دیا۔ اور تاکید فرمائی۔ کہ ہر شخص کو کوئی نہ کوئی کام خواہ کتنا ہی معمولی اور حقیر کیوں نہ ہو ضرور اختیار کرنا چاہیئے۔ آپ نے تہذیب جدید کے مطالبات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کی ایک زیوش یہ بھی ہے کہ جہاں کہیں ممکن ہو کوئی نہ کوئی دستکاری ضرور اختیار کی جائے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ترقی

۳۰ مارچ ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

	دستی بیعت	۱۶۶	علی محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۶۵	رب نواز خان صاحب ضلع گجرات		تحریری بیعت
		۱۶۷	نواب الدین صاحب ضلع راولپنڈی

حصہ وصیت میں اضافہ کرنیوالے احباب

نمبر شمار	نام موصی	حصہ موعودہ	حصہ اضافہ
۴۰۵	مولوی تاج الدین صاحب ٹیچر ہائی سکول قادیان	1/10	1/9
۴۰۶	بابو شاہ محمد صاحب وزیر آباد	1/10	1/9
۴۰۷	حافظ فیض احمد صاحب وزیر آباد	1/10	1/9
۴۰۸	ماسٹر محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر قادیان	1/10	1/9
۴۰۹	حافظ غلام محمد صاحب "	1/10	1/9
۴۱۰	صوفی محمد ابراہیم صاحب "	1/10	1/9
۴۱۱	شیخ فضل قادر صاحب "	1/10	1/9

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

لاہور کے خریداران "الفضل" کو اطلاع

جن خریداران الفضل کے ذمہ "الفضل" کی قیمت کا بقایا ہو۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ سابق ایجنٹ کو ہرگز ادا نہ کریں۔ کیونکہ اس کے ذمہ الفضل کا بہت سا بقایا ہے۔ الفضل کا نمائندہ بقایا رقوم وصول کرنے کے لئے عنقریب احباب کی خدمت میں پہونچے گا۔ اور جس قدر رقم وصول ہوگی۔ وہ سابق ایجنٹ کو حساب میں مجرا دے دی جائے گی۔ مینیجر

تلاش گمشدہ

منشی نظام الدین صاحب ساکن مالیر کوٹلہ کا لڑکا محمد صدیق عرصہ چھ ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ عزیز مذکور اگر کسی احمدی کے پاس ہو۔ یا کسی احمدی کو اس کا علم ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ لڑکے کے متعلقین نہایت غمزدہ ہیں۔

چودھری شریف احمد احمدی سٹیشن ماسٹر مالیر کوٹلہ

یوم التبلیغ کے لئے
اسلامی اصول کی فلاسفی اردو پاکٹ سائز قسم اول مجلد سنہری ۲؍ قسم دوم ۱؍۔ درثمین مجلد سنہری ۱؍ کشتی نوح مجلد ۱؍ ٹیچنگ آف اسلام ۳؍ تحفہ پرنس آف ویلز اردو ۲؍۔ انگریزی ۲؍ احمدیہ دارالکتب قادیان سے منگوائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ محرم ۱۳۵۶ھ

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین سے چند گزارشات

یوں تو مولوی محمد علی صاحب اپنی ذات سے تعلق رکھنے والی معمولی معمولی باتوں کو بھی اتنا طول دیتے ہیں۔ کہ جب لکھنے پہ آتے ہیں۔ تو صفحوں کے صفحے سیاہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور جب بولنا شروع کرتے ہیں۔ تو سُننے والے اکتا جاتے ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ ایک نہایت اہم امر جس پر وُہ اپنی آئندہ زندگی کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں۔ اور جس کے آگے اپنی "قوم" کو سرنگوں دیکھنے کے متمنی ہیں۔ اس کی طرف بار بار توجہ دلانے کے باوجود رُخ نہیں کرتے ؛۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے مولوی صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ نے "پیغام صلح" میں یہ سوال اٹھایا۔ کہ جماعتی ترقی اسی وقت ممکن ہے "جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بلاحیل وحجت اس پر عمل پیرا ہوں۔ کیونکہ عمل میں حجت و تکرار سم قاتل ہے"

پھر لکھا :۔

"ضروری ہے۔ کہ ایک مرکزی شخصیت موجود ہو۔ جس کا ہر حکم اس قانون کے ماتحت واجب التعمیل ہو۔ اور کوئی فرد جماعت اس کی بجا آوری میں چون وچرا نہ کرے"

اس کے بعد تلقین کی۔ کہ :۔

"آؤ حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہر ارشاد کو اپنا وظیفہ حیات بنائیں"

گویا وُہ "واجب الاطاعت امیر" اور "مرکزی شخصیت" جس کے اشارے پر تمام افراد حرکت کریں۔ جس کے ہونٹوں کی جنبش کو سب دیکھتے رہیں اور جس کے ہر حکم کی بلاحیل وحجت تعمیل کریں۔ مولوی محمد علی صاحب ہی ہوسکتے ہیں ؛۔

یہ بات مولوی محمد علی صاحب کو ایسی بھائی۔ کہ انہوں نے اسے پیش کرنے والے کو جھٹ "پیغام صلح" کا ایڈیٹر بنوا دیا۔ تاکہ جو شگوفہ اس کے دماغ سے نکلا ہے۔ وُہ کسی اور کی تائید وحمایت حاصل نہ کرسکنے کی وجہ سے مرجھا کر نہ رہ جائے۔ بلکہ "پیغام صلح" کے صفحات میں اس کی آبیاری ہوتی رہے اب وُہ شخص جس سرگرمی سے یہ خدمت بجا لا رہا ہے۔ اس کا ذکر تو پھر کسی وقت کیا جائے گا۔ اس وقت ہم مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ اگر پہلے کسی مصروفیت کی وجہ سے وُہ ان امُور کی طرف متوجہ نہیں ہوسکے۔ تو اب ضرور توجہ فرمائیں ؛۔

یہ تو صاف بات ہے۔ کہ مولوی صاحب کے لئے ان کے ایک ملازم نے جو منصب تجویز کیا ہے۔ اسے مع اس کی تشریحات کے مولوی صاحب شرف قبولیت بخش چکے ہیں۔ اور جب یہ دیکھا جائے۔ کہ اس منصب کو زیادہ سے زیادہ پختہ بنانے کی کوشش روز بروز بڑھتی جارہی ہے اور اسے مولوی صاحب نہایت خاموشی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ تو مولوی صاحب کا اسے پسند کرلینا یقینی بات نظر آتی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ اس کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار نہ کردیتے اس صورت میں ہم ان سے یہ دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ :۔

۱۔ کیا شریعت اسلامیہ اور اسلامی تاریخ میں "واجب الاطاعت امیر" جسے اب "پیغام صلح" میں "حضرت امیر المومنین" لکھا جارہا ہے۔ منتخب کرنے کی کوئی اس قسم کی مثال مل سکتی ہے۔ جو انہوں نے پیش کی ہے۔ یعنی ایک وقت ان کو چند لوگوں نے "امیر قوم" بنایا۔ اور انہوں نے بھی سالہا سال تک اسی پر قناعت کی۔ یا زیادہ سے زیادہ "امیر قوم" کی بجائے "امیر جماعت" کہلانے لگے۔ لیکن ۲۲، ۲۳ سال تک جب خوب اچھی طرح خاک اڑا چکے۔ تو ان کے ایک دست نگر کے دل میں ترنگ پیدا ہُوئی۔ کہ "امیر قوم" کو "واجب الاطاعت امیر" اور "حضرت امیر المومنین" کیوں نہ بنا دیا جائے۔ اس پر اس نے ایک مضمون لکھ مارا۔ اور مولوی محمد علی صاحب "امیر المومنین" بن بیٹھے ؛۔

۲۔ جب ان کا یہ خیال ہے۔ اور اسے وُہ ضبط تحریر میں لاچکے ہیں۔ کہ "حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریریں اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے بعد کسی فردِ واحد خلیفہ کی اطاعت کو ضروری قرار نہیں دیا۔ بلکہ اصلی جانشین اور ساری قوم کا اصلی مطاع ایک انجمن کو قرار دیا ہے" نیز ان کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ "ہمیشہ کے لئے اکیلے شخص کو مطاع مان لینے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت اور آپ کی کھلی کھلی تحریروں اور آپ کے عمل کی کلیۃً تردید لازم آتی ہے" (ضمیمہ پیغام صلح ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

تو کیا اب وُہ "واجب الاطاعت امیر" بننے اور "خلیفۃ المسیح" اور "امیر المومنین" کہلانے کی کوشش کیوں کررہے ہیں۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان کھلی کھلی تحریروں کو کیوں نظر انداز کردیا ہے۔ جو اکیلے شخص کو مطاع مان لینے کے خلاف ہیں ؛۔

۳۔ وُہ لکھ چکے ہیں۔ کہ "کیا ایک شخص کی رائے بہتوں کی رائے کے برابر ہوسکتی ہے۔ شخصیت کے خطرات سے دُنیا کافی طور پر آگاہ ہوچکی ہے۔ اور اب اس کی طرف نہ آئیگی" (پیغام صلح ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء)

دُنیا کو تو رہنے دیں ایک طرف۔ صرف اتنا فرمادیں کہ وُہ اپنے آپ کو "واجب الاطاعت امیر" بنوا کر اپنی "قوم" کو کیوں "شخصیت کے خطرات" میں ڈال رہے ہیں۔ اور کیوں ایک شخص (خود بدولت) کی رائے کو بہتوں کے برابر نہیں بلکہ ان سے بڑھ کر تسلیم کرانے پر زور دے رہے ہیں ؛۔

۴۔ جماعت احمدیہ کو اپنے امام کی کامل اطاعت کا عہد کرنے پر جبکہ مولوی صاحب غلام قرار دے چکے ہیں۔ تو اب ان کے لئے یہ کیونکر جائز ہوگیا ہے۔ کہ اپنی کامل اطاعت کا عہد لے کر کسی کو اپنا غلام بنانے کی کوشش کریں؟

۵۔ اپنے لئے "امیر قوم" کہلانا ہی غنیمت سمجھتے ہُوئے اور اپنے دل میں یہ وہم بھی نہ لاتے ہُوئے کہ کوئی آپ کو "واجب الاطاعت امیر" مان سکتا ہے۔ یا آپ کے احکام کو واجب التعمیل خیال کرسکتا ہے۔ کہا تھا۔ کہ اس قسم کی "ناممکن الحصول باتوں کو پیش کرکے جماعت میں تفرقہ ڈالنا دور اندیشی کا کام نہیں" (پیغام ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۴ء) مگر اب وُہی باتیں ممکن الحصول کیوں بن گئیں اور کیوں دور اندیشی کا کام قرار پاگئیں۔ کہ اپنی ہر جنبش لب کو واجب التعمیل ٹھہرانے لگ گئے۔

۶۔ باوجود اس کے مولوی صاحب کا "امیر المومنین" کہلانے کا شوق اس قدر بڑھا ہُوا ہے۔ کہ انہیں اپنی کھلی اور واضح تحریروں اور ۲۲ تا ۲۳ سالہ طریق عمل کی خلاف ورزی کرنے میں بھی دریغ نہیں۔ اور وُہ اس کی خاطر سب کچھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہیں اعتراف کرنا پڑیگا کہ ان کا حلقہ امارت صرف انہی لوگوں تک محدود ہے جنہیں وُہ اپنی "قوم" یا "جماعت" سمجھتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے "امیر المومنین" کہلانے کا کیا یہ نتیجہ برآمد نہیں ہورہا۔ کہ وُہ اپنے ساتھیوں کے علاوہ باقی تمام مسلمان کہلانے والوں کے کافر ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں انعامات الٰہیہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے

ایک نومسلم انگریز کا دلچسپ مضمون

ہمارے معزز نومسلم برطانی بھائی مسٹر عبداللہ آرسکاٹ کا ایک نہایت دلچسپ مضمون معزز انگریزی معاصر "سن رائز" لاہور کی ۲۷ مارچ کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے نہائت عمدگی کے ساتھ قرآن کریم کی بعض آیات سے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ اسلام میں نبوت جو خدا تعالےٰ کا سب سے بڑا انعام ہے جاری ہے اس مضمون کا ترجمہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:

قرآن کریم میں ان تمام اختلافات آراء کا جو دینی اور دنیوی معاملات میں وقتاً فوقتاً پیدا ہو جاتے ہیں کامل حل موجود ہے۔ مثال کے طور پر اجرائے نبوت کے متعلق احمدیوں اور غیر احمدیوں کے عقائد میں جو اختلاف پایا جاتا ہے خدا تعالےٰ کے اس پاک کلام میں اس کا حل نہائت صراحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ لیکن نہائت افسوس کی بات ہے۔ کہ بہت سے لوگ اپنی تنگ نظری یا کم فہمی کے باعث اسلامی تعلیم کی وسعت۔ اور خدا تعالیٰ کی گہری حکمتوں کو جس نے قرآن کریم ایسا بیش بہا خزینہ ہمیں عطا فرمایا ہے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔

گو قرآن کریم کی بہت سی آیات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ نبوت جو خدا تعالےٰ کا ایک انعام ہے جاری ہے لیکن میں سورۂ انعام کی چند آیات پیش کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

(۶: ۸۴ - ۸۷)

ان آیات سے بالبداہت ظاہر ہوتا ہے۔ کہ الہام کا دروازہ کبھی بنی نوع انسان پر بند نہیں کیا گیا۔ اور نہ کبھی بند کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ان کا بغور اور خالی الذہن ہو کر مطالعہ کرنے سے ان لوگوں پر جو جماعت احمدیہ کے اس عقیدہ کے خلاف ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتے ہیں حقیقت خود بخود واضح ہو سکتی ہے۔

پہلی آئت کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالفوں نے ان پر جو اعتراض کیا۔ وہ بعینہ وہی ہے جو اس زمانہ میں غیر احمدیوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دعوے کی لوگوں نے تکذیب کی۔ تو خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے مقابلہ میں یہ دلیل پیش کرنے کے لئے کہا کہ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ۔ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ یعنے ہم جس شخص کے درجہ کو چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں۔ اور یقیناً خدا تعالےٰ بڑی حکمت والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

ان الفاظ میں وقت اور جگہ کی کوئی تعیین نہیں کی گئی۔ یعنے یہ نہیں کہا گیا کہ خدا تعالےٰ کب اور کہاں اپنے نیک بندوں کے درجات بلند کرتا ہے۔ بلکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ جب چاہتا ہے انبیاء مبعوث کرتا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا یہ منشاء ہوتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو بند کر دیا جائے۔ تو نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ میں زمانۂ ماضی کا تذکرہ ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ قرآن مجید افضل الانبیاءؐ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں نازل ہوا تھا۔ نہ کہ آپ کی بعثت سے پہلے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم چونکہ تمام زمانوں کے لئے ایک عالمگیر ہدائت نامہ ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اس "دلیل" کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی عام معنوں میں لیا جائے۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے اسے بطور ہدائت و رہنمائی یقین کیا جائے۔

مزید براں اس آئت کی مزید وضاحت کے لئے ساتھ کی دوسری آیات میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح تمام زمانوں میں مسلسل طور پر انبیاء آتے رہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفات غیر محدود ہیں۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہم نیک اور محسن بندوں کو اس کی جزا دیا کرتے ہیں۔ پھر وہ طریق بتایا۔ جس کے ذریعہ انعام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یعنے نیک اعمال جیسا کہ فرمایا كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اس کے بعد انعام کا ذکر کیا جو یہ ہے كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔ یعنی ہم ایسے تمام انسانوں کو دنیا میں فضیلت عطا کرتے ہیں اگر کسی شخص کو تعصب نے اندھا نہ کر دیا ہو۔ یا اس کے دماغ میں کوئی خلل واقع نہ ہو گیا ہو تو اسے اس واضح مطلب سے جو ان الفاظ سے ظاہر ہے مجال انکار نہیں بتایا گیا ہے کہ نیکی واحسان کا سب سے بہترین انعام نبوت ہے۔ اور یہ وہی انعام ہے۔ جس کے لئے مسلمان روزانہ پانچ وقت دعا کرتے ہیں۔ اگر اس کا مطلب یہ نہیں۔ تو کوئی غیر احمدی مجھے بتائے کہ ان الفاظ سے جو بہت سے انبیاء کے اسماء کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ کیا مطلب ہے؟

اگلی آئت میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ یعنے یہ کتاب جس کو ہم نے نازل کیا۔ اس چیز (تورات) کی تصدیق کرتی ہے۔ جو اس سے پہلے اتاری گئی۔ اب قرآن کریم کے لئے "اس چیز" کا جو پہلے اتاری گئی حقیقی مصدق بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے پیروؤں سے انبیاء مبعوث ہوں۔ ورنہ اس وقت تک قرآن کریم خدا تعالےٰ کا کلام نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور نہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی مشن پر یقین کیا جا سکتا ہے۔ جب تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جن پر تورات نازل کی گئی۔ آپ کی مماثلت ثابت نہ ہو جائے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اس کے بھائیوں (یعنے اسمٰعیلیوں) میں سے "تجھ سا ایک نبی" مبعوث کیا جائے گا۔ (استثنا ۱۸: ۱۸) پس ہم اس مماثلت کا ثبوت چاہتے ہیں۔

تورات نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ اپنے ماننے والوں کو نبوت کے درجہ تک پہونچا کر اپنی قوت روحانیہ کا ثبوت دیا۔ اور اس طرح ثابت کیا کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے تھی۔ لیکن اگر افضل الکتب، افضل الانبیاء کے ذریعہ اپنے پیروؤں میں سے کوئی نبی پیدا نہیں کرتی تو ہم ان اسرائیلی انبیاء کی بعثت کی صداقت کو جنکا ذکر تورات میں کیا گیا ہے کسطرح ثابت کر سکتے ہیں یہیں [?] جبتک قرآن کریم ہمیں روحانیت کے سب سے اونچے مقام یعنے نبوت پر پہنچانے کی قابلیت کا ثبوت نہیں دیتا۔ اسوقت تک اسکا یہ دعویٰ کہ مُصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ یعنی وہ تصدیق کرتا ہے اسکی جو اس سے پہلے اتارا گیا بیکار ہے۔ افسوس صد افسوس نبوت کے اجرا کا انکار کرنیوالے کسطرح افضل الکتب قرآن کریم کی تحقیر کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور کیونکر افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بٹہ لگا رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگر آیات سے ہمیں اس بات کا مزید ثبوت ملتا ہے۔ کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں اور خدا تعالےٰ آج بھی اسی طرح رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور اس کی صفات آج بھی اسی طرح موجود ہیں۔ جس طرح ہمارے آباء و اجداد کے زمانوں میں موجود تھیں ان آیات میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی۔ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ۔ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔ وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَھْتَدُوْا بِھَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ۔ یقیناً اللہ تعالےٰ اگاتا ہے دانوں اور گٹھلیوں کو وہ زندہ کو مردہ کرتا ہے۔ اور مردہ کو زندگی بخشتا ہے۔ یہ صفات ہیں اللہ کی۔ پس تم کیوں بھٹکے جا رہے ہو۔ وہی ہے۔ جو تاریکی کے پردہ سے صبح کی تنویر پیدا کرتا ہے۔ وہی ہے جس نے رات سونے اور آرام کرنے کے لئے بنائی ہے۔ اور وہی ہے جس نے اندازہ کے لئے سورج اور چاند بنائے ہیں۔ اور یہ تمام کارخانۂ قدرت اسی عالم الغیوب خدا کا ہے۔ وہی ہے جس نے خشکی اور تری کی تاریکیوں میں تمہاری راہ نمائی کے لئے ستارے بنائے ہیں۔ اور یہ باتیں تمہارے سمجھانے کے لئے نہایت شرح و بسط کے ساتھ پیش کی گئی ہیں:۔

پہلی آیت میں قرآنی تعلیم کو دانوں اور گٹھلیوں کے اگانے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ایک معمولی ابتداء سے اسلام جیسا کہ اس وقت ہم دیکھتے ہیں ایک بہت بڑی حیثیت اختیار کر لیگا۔ اور یہی وہ طریق ہے جس کے ذریعہ وہ مردہ کو زندہ کرتا ہے یعنی روحانی مردے خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر چل کر ایک نئی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ یہاں مردوں کو زندہ کرنے کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ (یعنی وہ زندوں کو مردہ کرتا ہے۔ یہی اللہ ہے پس تم کیوں بھٹکے جا رہے ہو۔ ۲

۲۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آنے والا تھا۔ جبکہ وہی لوگ جنہیں مردوں سے زندہ کیا گیا تھا۔ حقیقی اسلام کو ترک کر دیں گے۔ اور گو اسلام اس وقت بھی ایک زندہ مذہب ہوگا۔ لیکن اس کے پیرو روحانی طور پر مردہ ہوں گے۔ یہ بات پوری ہو چکی ہے اور مطالبہ کر رہی ہے۔ کہ روحانی مردوں کو زندہ کرنے والا ہونا ضروری ہے:۔

بلاد عربیہ میں تبلیغ احمدیت

والئے شرق الاردن سے ایک احمدی مجاہد کی گفتگو

بعض اور ضروری تبلیغی کوائف

درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ ماہ جنوری اور فروری میں اگرچہ بوجہ کثرت باد و باراں و شدت سرما قرآن شریف و احادیث نبویہ کا درس باقاعدہ جاری نہ رہ سکا۔ تاہم مختلف آیات کی تفسیر بیان کی جاتی رہی۔ اسی دوران میں ان اعتراضات کے جوابات دیئے گئے جو عیسائی پادریوں کی طرف سے۔ اسلام بانیٔ اسلام اور قرآن کریم کے خلاف پیش کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں حدیث "نسائی" کی دوسری جلد کا درس دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "آئینہ کمالات اسلام" کے عربی حصہ کا درس دیا گیا۔ نیز "تذکرہ" کے مختلف حصے جو عظیم الشان انقلابات اور عالمگیر ارضی و سماوی نشانات پر مشتمل ہیں۔ احباب کو سنائے گئے۔ نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے تازہ بتازہ ایمان افروز خطبات کا خلاصہ بزبان عربی احمدی احباب تک پہنچایا گیا:۔

معززین سے ملاقاتیں

Assistant Commissioner of Migration مقیم حیفا سے دو دفعہ ملاقات کی۔ آپ شریف مزاج انگریز ہیں۔ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد۔ احمدیت کے عزائم۔ اس کی ترقیات اور پچاس سالہ غیر فانی خدمات اسلام کا ذکر کیا۔ تو آپ نے تاریخ سلسلہ کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کا شوق ظاہر کیا۔ اس پر میں نے "تحفہ شہزادہ ویلز" بطور ہدیہ دیا۔ جسے آپ نے شکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہوئے اصرار کیا۔ کہ میں اس پر اپنے دستخط کر دوں تاکہ ان کے لئے یادگار رہے۔ اور میں نے جب دیکھا۔ کہ آپ مذہبی امور سے دلچسپی لیتے ہیں۔ تو ضروری سمجھا۔ کہ انہیں موجودہ مسیحیت کے غلط طریق کار کی طرف بھی توجہ دلاؤں۔ چنانچہ الوہیت مسیح۔ تردید کفارہ وغیرہ کے متعلق اپنے نقطۂ نظر سے انہیں آگاہ کیا۔ اور یہ بھی بتایا۔ کہ مسیح علیہ السلام صرف ایک انسان تھے۔ ہاں اللہ تعالےٰ کے مقدس رسول اور برگزیدہ نبی تھے۔ اس پر انہوں نے پوچھا۔ آپ مسیح علیہ السلام کو بلا باپ مانتے ہیں یا باپ۔ اور جب میں نے بتایا کہ ہمارے نزدیک حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش بلاشبہ بے باپ اور اللہ تعالےٰ کی قدرت معجزہ کے طفیل ظہور میں آئی۔ تو انہوں نے سمجھا۔ شائد اب ان کا وار کام کر جائے کہنے لگے۔ جب مسیح علیہ السلام کا انسانوں میں سے کوئی باپ نہ ہوا۔ تو اس کو کس کا "ابن" کہیں گے میں نے جواب دیا۔ انہیں ہم ابن مریم کہیں گے چنانچہ قرآن نے انہیں اسی نام سے پکارا ہے اس پر وہ بالکل خاموش ہو گئے۔ اور آخر تک توجہ کے ساتھ پیغام حق سنتے رہے۔ دوسری ملاقات میں "مسلم ٹائمز" کا وہ پرچہ انہیں دیا گیا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس مضمون کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے جس میں حضور نے انگلستان کے سابق بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تخت و تاج سے دستبرداری کے اسباب پر بحث فرمائی ہے:۔

"دائرۃ المہاجرہ" حیفا کے دیگر کارکنوں سے بھی ملاقاتیں کر کے انہیں تبلیغ احمدیت کی گئی۔ محکمہ مرکزیہ حیفا کے ترجمان سے بھی ملاقات کی۔ آپ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے تلامذہ میں سے ہیں کئی روز تک ان کے ساتھ جملہ اختلافی امور پر سیر کن بحث ہوئی۔ ان کو تبلیغی لٹریچر بھی دیا گیا:۔

ایک عیسائی دوست، جو رؤسائے حیفا میں سے ہیں۔ سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آخر پھر ملاقات کے وعدہ پر یہ مجلس برخاست ہوئی:۔

سفر عمان (شرق الاردن)

اوائل ماہ فروری میں شرق الاردن کے سفر کا موقعہ ملا۔ عمان جو شرق الاردن کا دار السلطنت ہے۔ وہاں سے مجھے ایک خط آیا تھا۔ جس میں احمدیت سے محبت کا اظہار اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا اعتراف کیا گیا تھا۔ اور خواہش کی گئی تھی۔ کہ اس علاقہ میں تبلیغ احمدیت کے لئے خاص توجہ کی جائے۔ بنا بریں تمام حالات کا جائزہ لینے کے لئے یہ سفر اختیار کیا گیا۔ جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور دو اور احمدی دوست رفیق سفر تھے۔ صبح روانہ ہو کر شام کے قریب بیت المقدس پہنچے:۔

بیت المقدس میں تبلیغ احمدیت

ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ ہال میں کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ گفتگو شروع ہوئی۔ تو آن کی آن میں چالیس کے قریب مجمع ہو گیا۔ اور تقریباً دو گھنٹہ تک اچھی طرح تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض ملاؤں نے شرارت کرنا چاہی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے سامعین کے قلوب میں حق کی جستجو کے لئے ایسی خواہش پیدا کی کہ ہمیں پوری طرح تمام مجمع تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق مل گئی۔ الحمد للہ بحیثیت مجموعی سننے والوں نے اچھا اثر لیا۔ اور اکثر نے ہمارے دلائل کی قوت کا اعتراف کیا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے روز علی الصبح بذریعہ کار عازم عمان ہوئے۔ فلسطین اور شرق الاردن کے حدود پر متعینہ پولیس کے نصف درجن سپاہیوں۔ کئی مسافروں اور دیگر عیسائیوں و مسلمانوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی خوشخبری انہیں سنائی گئی۔ اور تبلیغی لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا۔ ان لوگوں نے دلچسپی کے ساتھ پیغام احمدیت سنا۔ اور سلسلہ کی مختصر تاریخ۔ خدمات اسلام عقائد اور قرآن کریم کی صحیح تفسیر سنکر ہمیں اور بھی قدر و منزلت و نظر احترام سے دیکھنے لگے۔ بعض عیسائیوں کے ساتھ از روئے قرآن کریم و بائیبل۔ عصمت انبیاء کے متعلق دلچسپ گفتگو ہوئی اور جب ہماری طرف سے اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ از روئے بائیبل کسی نبی کی نبوت تو کجا انکی ادنے شرافت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے قرآن کریم کے ذریعہ ان تمام بہتانوں کا ازالہ کر کے نبیوں کی حقیقی عزت قائم کی ہے۔ تو ایک صاحب کہنے لگے۔ تورات میں یہ تو نہیں لکھا۔ کہ لوط جو خدا کا نبی تھا۔ اس نے زنا کیا۔ صرف لوط ہی لکھا ہے نہ جانے کون تھا کون نہیں۔ میں نے کہا تو پھر موسےٰ ہارون۔ نوح۔ ابراہیم وغیرہ کا بھی انکار کرو۔ کیونکہ یہ نام بھی بالکل اسی طرح تورات میں مذکور ہیں جس طرح لوط اس پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا؛

امیر عبداللہ والئے شرق الاردن سے ملاقات

چونکہ سمو الامیر عبداللہ والئے شرق الاردن سے ملاقات کا ارادہ تھا۔ اس لئے یہ ذکر بھی درمیان میں آگیا۔ اور ہمیں بتایا گیا۔ کہ آپ آج کل عمان نہیں۔ بلکہ بمقام "شونہ" (یہ مقام بیت المقدس سے عمان کے راہ میں واقع ہے) تشریف رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہم شونہ پہنچے۔ گاؤں سے باہر تھوڑے فاصلہ پر چند خیمے لگے تھے۔ انہی خیموں میں امیر موصوف اقامت پذیر تھے۔ وہاں پہنچ کر ملاقات کی اجازت چاہی۔ اور چند ہی منٹ کے بعد ایک خادم خاص ہمیں ایک مجمع میں لے گیا۔ ہمارے قریب پہنچنے پر سب کھڑے ہو گئے اور سمو الامیر عبداللہ والئے شرق الاردن نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا۔ بعد ازاں آپ نے فرداً فرداً اپنے مقربین سے ہمارا تعارف کرایا۔ ہمارے بیٹھنے کے لئے چٹائیاں منگوائیں۔ آپ بالکل سادہ بدوی لباس پہنے تھے۔ اور تمام اہلکار خالی زمین پر بیٹھے تھے۔ ہم نے بھی ان کے ساتھ اسی رنگ میں بیٹھنے کو ترجیح دی۔ میں نے ایک تازہ ٹریکٹ بعنوان "عصمة الانبياء مقارنة وجيزه بين القرآن المجيد و الكتاب المقدس" امیر موصوف کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے سرسری نظر ڈالنے کے بعد پوچھا۔ آپ نے اس مضمون کو اور زبانوں میں بھی ترجمہ کیا ہے یا نہیں۔ میں نے جواب دیا فی الحال نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ یا لیتکم فعلتم یعنے کاش آپ ایسا کرتے۔ سلسلہ کے متعلق مختصر گفتگو کے بعد آپ نے خواہش کی۔ کہ عمان سے واپسی پر بمقام شونہ ان کی طرف سے دعوت طعام قبول کریں۔ جسے ہم نے منظور کر لیا۔ آپ نے اپنے کارکنان کو حکم دیا۔ کہ عمان سے ہماری واپسی پر بذریعہ فون انہیں اطلاع دے دی جائے؛

ہماری خواہش تھی کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو شرق الاردن میں پریکٹس کی اجازت مل جائے۔ اور جب ہم نے اس امر کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کل عمان میں وزیر اعظم سے مل کر حالات بیان کر دیں وہ انتظام کر دیں گے؛

عمان میں

رات کے وقت عمان پہنچ کر ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ دوسرے روز بعض معززین سے ملاقاتوں کا پروگرام مرتب کیا۔ ایک صاحب محمد امین جو عمان ڈاکخانہ میں ملازم ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ آپ نہایت محبت کے ساتھ پیش آئے یہ صاحب ایک عرصہ تک امریکہ میں رہے ہیں۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے اچھی طرح واقف ہیں۔ انہوں نے ایک فوٹو بھی دکھائی جس میں وہ حضرت مفتی صاحب کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ امریکہ میں کس طرح ہر رنگ میں حضرت مفتی صاحب کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیں دعوت طعام دی۔ اور آثار قدیمہ کی سیر کرائی۔ رومن ملعب اور رومن قلعہ کے عظیم الشان آثار ابھی تک روما کی شوکت رفتہ کا پتہ دے رہے ہیں؛

وزیر اعظم سے ملاقات

عصر کا وقت تھا اور ہم واپس قیامگاہ کی طرف آ رہے تھے۔ کہ اچانک امارت شرق الاردن کے وزیر اعظم سے جو سیر کے لئے موٹر پر سوار ہو رہے تھے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے خندہ پیشانی سے ملاقات فرمائی اور اپنے مکان پر ہمیں ہمراہ لے کر واپس آ گئے۔ ہم نے آپ کو پیغام احمدیت پہنچایا نیز یہ بھی بتایا کہ عام مسلمانوں سے ہمیں کیا اختلاف ہے۔ آپ درمیان میں بعض سوالات بھی کرتے رہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ سے زیادہ آپ کو تبلیغ کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب کے معاملہ کے متعلق آپ نے دوسرے روز دائرۃ الحکومۃ میں ملاقات کا وعدہ فرمایا ہوٹل کی طرف واپس آ رہے تھے۔ کہ ایک جگہ کچھ اجتماع نظر آیا۔ وہاں پہنچے۔ اور اللہ تعالےٰ کا نام لے کر احمدیت کا پیغام پہونچا دیا۔ کچھ مخالفت بھی ہوئی۔ مگر سامعین میں سے ہی بعض فہمیدہ اور ذی اثر لوگوں نے حق کا پاس کیا۔ اور شوریدہ سروں کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا؛

ادارہ ہائے حکومت اور تبلیغ احمدیت

دوسرے روز وقت معین پر دائرۃ الحکومت میں پہنچ کر وزیر اعظم سے دوبارہ ملاقات کی۔ چونکہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی پریکٹس کا معاملہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے وزیر اعظم نے ہمیں کچھ دیر انتظار کے لئے کہا۔ اس اثناء میں ہمیں حکومت کے کئی اہلکاروں سے گفتگو کا موقعہ مل گیا۔ دفاتر کی سیر بھی کی۔ اکثر لوگ احمدیت کے نام سے ناواقف تھے۔ اس لئے احمدی مبلغ سے ملکر بالمشافہ گفتگو کا شوق ظاہر کیا۔ ہمیں ایسا موقعہ اللہ دے۔ القصہ تبلیغ کی۔ اور خوب کی۔ تعلیم یافتہ مہذب اور سنجیدہ لوگ تھے۔ سوال و جواب کا بھی لطف آیا۔ اور جب ہر مسئلہ کے اختتام پر ہم نے اپنے سامعین کو احمدیت کے مداح اور اس کی قوت دلائل کے قائل پایا۔ تو ہماری روحیں خدا کے حضور جوش شکر سے سر بسجود ہو گئیں؛

جنرل پوسٹ ماسٹر عمان سے ملاقات

جنرل پوسٹ ماسٹر عمان مصری ہیں۔ آپ عرصہ تک انگلینڈ رہ چکے ہیں۔ آپ سے ملاقات ہوئی۔ اور جب آپ کو معلوم ہوا۔ کہ ہم جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ مجھے ایک عرصہ سے خواہش تھی۔ کہ جماعت احمدیہ کے کسی مبلغ سے ملاقات کا اتفاق ہو۔ میں آپ سے علمی اور تحقیقاتی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ہمیں اپنے مکان پر دعوت چائے دی۔ آپ سے جو گفتگو ہوئی وہ حسب ذیل ہے۔

وہ۔ احمدیوں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے

میں۔ بالکل کوئی فرق نہیں۔

وہ۔ تو پھر آپ کو ہمارے موجودہ مشائخ اور علماء سے کوئی اختلاف نہیں؟

میں۔ ہے اور زبردست اختلاف ہے (اس پر آپ حیران ہو کر کہنے لگے) آپ نے پہلے کہا تھا کوئی اختلاف نہیں اب آپ کہتے ہیں زبردست اختلاف ہے۔ میں نے کہا اصل بات یہ ہے۔ کہ جب آپ نے یہ سوال کیا تھا۔ کہ احمدیوں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ اس وقت بالفاظ دیگر آپ نے احمدیوں کو مسلمانوں میں شامل نہیں کیا تھا حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں۔ کیونکہ صحیح اسلام کا معیار وہ لوگ ہیں۔ جو قرون اول میں تھے۔ اور چونکہ ہمیں ان کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں۔ اس لئے میرا پہلا جواب بالکل برمحل تھا۔ اور چونکہ آج کل کے مشائخ کا اسلام دراصل اس اسلام سے مختلف ہے اس لئے میرا دوسرا جواب بھی بالکل صحیح ہے؛

بطور مثال آپ یہی مسئلہ لیں۔

کہ آیا حضرت مسیح علیہ السلام وفات یافتہ ہیں۔ یا چرخ چہارم پر جلوہ افروز۔ غالباً آپ کو علم ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر کھڑے ہوگئے تھے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے اور اگر کسی نے یہ کہا کہ آپ وفات پاگئے ہیں۔ تو اس کی خیر نہیں۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے وصال کا اعلان فرماتے ہوئے۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم کی تلاوت کرکے یہ بھی ثابت کردیا تھا۔ کہ آپ سے پہلے کوئی نبی بھی زندہ نہیں رہا بعض فوت ہوگئے۔ اور بعض قتل کردئے گئے مزید برآں اس استدلال سے سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تسلی ہوگئی۔ اور بالاتفاق تمام انبیاء علیہم السلام کی وفات پر اجماع کرلیا گیا۔ ہم احمدیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ مگر عامۃ المشائخ اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ ابن مریم زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر خدا کے داہنے بیٹھے ہیں۔ نہ کھاتے نہ پیتے۔ نہ سوتے نہ جاگتے غرض ہر چیز سے بے نیاز گویا خدا کے مشابہ ٹھیرے۔ اب کہاں یہ مشرکانہ تعلیم۔ کہاں اسلام حقیقی۔

وہ۔ بات تو بالکل معقول ہے۔ مگر جن احادیث میں "ابن مریم" کے نزول کی خبر دی گئی ہے۔ ان کے رو سے بہرحال مسیح ناصری کی آمد ثانی پر ایمان رکھنا پڑیگا

میں۔ یہ ضروری نہیں۔ مثلاً آپ یہی حدیث لے لیں۔ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً وامامکم منکم تمہارا کیا حال ہوگا۔ جبکہ تم میں ابن مریم نازل ہوگا وہ تمہیں میں سے ہوگا۔ اور تمہارا امام ہوگا۔ اب جائے غور ہے کہ اس حدیث میں جو چار دفعہ ضمائر خطاب آئی ہیں۔ ان سے کون مخاطب ہیں۔ اگر کہیں ہم یا ہمارے بھی بعد آنے والے تو ہم تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود نہ تھے۔ اور اگر ہمیں مراد ہوتے۔ تو حدیث میں غائب کی ضمیریں آنا چاہیئے تھیں۔ مثلاً کیف ھم اذا نزل فیھم ابن مریم و امامھم منھم۔

وہ۔ یہ حدیث قابل تاویل ہے۔ اگرچہ مخاطب صحابہ کرامؓ ہیں۔ مگر دراصل وہ مراد نہیں۔ بلکہ ہم ہیں۔

میں۔ اس حدیث میں چار دفعہ خطاب کی ضمیریں آئی ہیں۔ اس لئے آپ کو کم از کم چار دفعہ تاویل کرنا پڑیگی۔ ایسی صورت میں اگر میں بھی ایک اور حرف ایک لفظ کی تاویل کرلوں۔ تو اعتراض کیوں؟ جبکہ قرآن کریم وفات مسیح ابن مریم پر شاہد بھی ہے غرض اس حدیث میں جو "ابن مریم" کے الفاظ آئے ہیں۔ ان سے مراد کوئی ایسا امتی ہے۔ جو "ابن مریم" کے رنگ میں ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اسی حدیث کے الفاظ "امامکم منکم" بھی میری تائید کرتے ہیں۔ یعنی آنیوالا ابن مریم محمدی ہوگا۔ نہ کہ اسرائیلی۔

وہ۔ تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی روح کسی اور جسم میں حلول کریگی اس سے تو تناسخ لازم آتا ہے۔

میں۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میری مراد صرف یہ ہے۔ کہ مسیح محمدی ایسی صفات سے متصف ہوگا۔ اور ایسے حالات و ماحول میں ظاہر ہوگا۔ کہ مسیح اسرائیلی سے پوری پوری مشابہت رکھیگا۔ اور اسی مماثلت کیوجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو ابن مریم کے نام سے پکارا ہے۔ امام رازی بھی تو فرماتے ہیں۔ "اطلاق اسم الشئ علی مایشابھہ فی اکثر خواصہ وصفاتہ جائز حسن"

وہ۔ یہ تو خیر مان لیتا ہوں کہ مسیح اسرائیلی فوت ہوچکے۔ اور آنیوالا ابن مریم کوئی سچا مسلمان ہوگا۔ مگر آپ تو بانئے جماعت احمدیہ کو نبی بھی کہتے ہیں۔ حالانکہ خاتم النبیین کے بعد جیسا کہ ہمارے علماء متفق ہیں۔ کوئی نبی یا رسول نہیں آسکتا۔

میں۔ اگر آپ کے علما کا اتفاق ایسا ہی ہے۔ تو پھر یہ مسئلہ بالکل صاف ہے۔ آپ نے ابھی دوران گفتگو میں معلوم فرمالیا ہے۔ کہ آپ کے علماء مسیح اسرائیلی کی آمد ثانی کے قائل ہیں۔ اب آپ خود ہی خیال فرمادیں کہ اگر خاتم النبیین کے یہی معنی ہیں۔ کہ اب کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تو پھر مسیح کیونکر تشریف لاسکیں گے۔ دراصل یہ سوال کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوگا یا نہیں ایک طے شدہ امر ہے۔ ہر مدعی امکان نبوت کا قائل ہے۔ ہاں فرق ہے تو یہ کہ آیا آنیوالا نبی ایسا ہوگا جو ہر موقعہ پر اپنے ہر کمال کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طفیل قرار دے یا ایسا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تلمذ کا کھلا انکاری ہو۔ اور کہے کہ میں تو اس وقت سے نبی ہوں جب ابھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ پس آپ یہ فکر نہ کریں۔ کہ ہم امکان نبوت کے کیوں قائل ہیں۔ بلکہ یہ غور فرمادیں کہ کیا فرزندان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا حق ہے کہ اپنے پدر روحانی کا ورثہ پائیں۔ یا مسیح اسرائیلی آپکے وارث ہوں۔

وہ۔ یہ نظریہ تو نہایت قابل احترام ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی آئے طبیعت نہیں مانتی

میں۔ آپ یہ تو فرمائیں نبی سے آپکی مراد کیا ہے؟

وہ۔ یعنی جس کا کلمہ پڑھا جائے۔ اور جس کی شریعت پر عمل کیا جائے۔

میں۔ اگر یہ بات ہے تو آپ تسلی رکھیں ایسا کوئی نبی قیامت تک نہیں آسکتا۔ اور نہ ہی بانئ جماعت احمدیہ حضرت احمد علیہ السلام نے ایسا دعوےٰ فرمایا ہے۔

وہ۔ تو پھر آپ انہیں نبی کیوں کہتے ہیں؟

میں۔ اس لئے کہ وہ فی الواقعہ نبی ہیں اور خدا تعالے نے ان کو نبی کہا ہے۔

وہ۔ پھر وہ کوئی کتاب کیوں نہیں لائے؟

میں۔ اس لئے کہ کتاب لانا ہر نبی کیلئے ضروری نہیں۔ دراصل کتاب کی ضرورت صرف اسوقت ہوتی ہے جبکہ پہلی کتاب قابل عمل نہ رہے مگر قرآن کریم پر چونکہ ایسا زمانہ کبھی نہیں آسکتا اس لئے آئندہ کوئی شریعت بھی نہیں آسکتی مگر چونکہ کتاب بول نہیں سکتی اس لئے جب لوگ اسے طاقِ نسیان میں رکھ دیں اور اسکے احکام و نواہی کو پس پشت ڈالدیں اسوقت اللہ تعالے نبی بھیجدیتا ہے جس کا کام اصلاح اعمال ہوتا ہے اور وہ سابقہ شریعت پر خود عمل پیرا ہوتا ہے اور دوسروں کو دعوت عمل دیتا ہے۔ چنانچہ موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل میں جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کئی ایسے نبی آئے جو کسی نئی شریعت کے حامل نہ تھے۔ بلکہ تورات کے تابع تھے۔ اسی طرح حضرت احمد علیہ السلام کوئی نئی شریعت یا نیا دین نہیں لائے۔ بلکہ تجدید دین کیلئے مامور ہوکے جس طرح آپ قرآن کریم اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم کی حیثیت سے تشریف لائے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد جسقدر نبی آئے ان کی نبوت میں موسیٰؑ کی پیروی کا ذرہ دخل نہ تھا۔ بلکہ وہ براہ راست نبی تھے مگر حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت فیضان محمدی کا نتیجہ ہے آپ اچھی طرح نوٹ کرلیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یہی یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ نئی شریعت لانے والے نہیں۔ بلکہ قرآن کریم ہی آپ کی شریعت ہے اور جب آپ نے اپنے آپکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں فنا کردیا تب اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کی شان ظاہر کرنے کیلئے آپ کو مقام نبوت پر سرفراز فرمایا۔ بلکہ مسیح ناصری سے ہر شان میں بڑھا دیا۔ تا عیسائیوں کا تکبر ٹوٹے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیش کرکے ہم کہتے ہیں۔ اگر مسیح ناصری خدا ہیں تو پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداؤں کے خدا ہونگے۔ کیونکہ آپ کا خادم مسیح محمدی اپنی تمام شان میں مسیح ناصری سے بڑھکر ہے

اس وضاحت کے بعد انہوں نے نہایت خوشی کے ساتھ کہا۔ بخدا اگر آپ ایسے سچے اور قابل قدر خیالات رکھتے ہیں۔ تو مجھے آپ اپنا سمجھیں میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالے آپ کی مدد کرے۔ اور بیش از بیش خدمت اسلام کی توفیق دے۔

عمان سے واپسی

عمان سے واپسی پر الوداعی ملاقات کے طور پر پھر وزیر اعظم امارت شرق الاردن سے ملے۔ واپسی کا ذکر آنے پر انہوں نے بذریعہ فون سمو الامیر عبداللہ والئی شرق الاردن کو جو بمقام شونہ مقیم تھے۔ عمان سے ہماری [illegible] روانگی کی اطلاع دیدی تقریباً ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ہمارا قافلہ شونہ پہنچا خیمہ میں پہنچکر سمو الامیر عبداللہ کو ملاقات کا پیغام بھجوایا۔ اس اثناء میں ہم غرفۃ الانتظار میں بیٹھے تھے۔ جہاں سے امیر صاحب موصوف کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ آپ ایک انگریز سے جو آپ کی حکومت کا مشیر تھا۔ کہ رہے تھے کہ یہ لوگ ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور احمدی ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ اور قرآن کریم کی آیت وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم سے اسکا استدلال کرتے ہیں ہمیں یہ معلوم کرکے ابہت خوشی ہوئی کہ آپ ہمارے استدلال کو نہایت صفائی کیساتھ بیان فرمارہے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوت طعام

تھوڑی دیر کے بعد ملاقات ہوئی پھر کھانے پر مختلف امور کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ آپ ایک خوش مزاج۔ علم دوست۔ اور بیدار مغز حکمران ہیں۔ آپ کو بعض بلاد شرقیہ کی سیر کا بھی شوق ہے۔ ہندوستان کا ذکر آنے پر آپ نے فرمایا میں نے ہندوستان کی قدیم تاریخ سے اسکی عظمت و شوکت رفتہ کا جو اندازہ کیا ہے اسکا میرے دل پر ایک گہرا اثر ہے۔ اور میں اہل ہند کو پھر اسی بلند مقام پر فائز دیکھنا چاہتا ہوں۔ مگر اب گاندھی جی کی ننگ دھڑنگ تصویر میرے سامنے آتی ہے۔ تو پھر ایک قسم کی مایوسی ہوتی ہے۔ بھلا یہ کیا لطیفہ بنا رکھا ہے۔ کہ سر سے لیکر پاؤں تک برہنہ اور صرف ایک لنگوٹی ستر پوشی کے بجائے مضحکہ خیزی کا منظر پیش کر رہی ہے۔ دوران گفتگو میں میں نے یہ بھی ذکر کر دیا کہ عمان میں مدیر الصحۃ نے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو پریکٹس کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ تو کیا ہوا میں اجازت دیتا ہوں۔ اھلاً وسھلاً آپ بڑی خوشی سے عمان میں یا شرق الاردن میں جہاں چاہیں کام کریں جزاہ اللہ خیرا۔ آخر یہ مجلس ختم ہوئی اور ہم روانہ ہو کر شام کے قریب بیت المقدس پہنچے اور ایک ہوٹل میں ٹھیرے جہاں رات کے تقریباً دو بجے تک مسلمانوں اور عیسائیوں سے مفصل گفتگو ہوتی رہی بحث اتنی دلچسپ تھی کہ دو بجے رات تک کسی کو یہ خیال بھی نہ آیا۔ کہ اب آرام کرنا چاہیئے۔ رپورٹ بہت لمبی ہوگئی ہے اس لئے میں اس گفتگو کا خلاصہ بھی نہیں دے سکتا۔ اور ابھی کئی ضروری کوائف قابل ذکر ہیں۔ مگر طوالت کے خوف سے آئندہ رپورٹ پر ملتوی کرتا ہوں۔

نومبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں چھ کس داخل سلسلہ ہوئے (۱) السیدہ عزیزہ ابراہیم بلال مصر (۲) السید احمد عثمان نصر المؤظف مصر (۳) السید محمد جمیل عراق (۴) السید منیر المحامی عمان (۵) ڈاکٹر عبد الرحیم عمان (۶) السید احمد الرزقہ حیفا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سفر نہایت ہی کامیاب رہا۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان تمام صاحبان کی استقامت کیلئے دعا فرمائیں۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم کیساتھ بلاد عربیہ میں کماحقہ نشر احمدیت کا انتظام فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

خاکسار محمد سلیم مبلغ بلاد عربیہ۔ حیفا۔ فلسطین

قدامت وید کے خلاف بانی آریہ سماج کا بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے آریہ سماجی دوست کہا کرتے ہیں کہ وید آدی سرشٹی سے ہیں۔ لہذا صرف یہی خدا کا کلام ہیں۔ اس پر ہم نے آریہ سماج سے بارہا مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ازراہ انصاف بتا دیں کہ ویدوں کے ازل سے ہونے کا ان کے پاس کیا ثبوت ہے مگر آج تک آریہ سماج کے کسی عالم کو اس دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور کوئی سماجی پنڈت ویدوں سے نکال کر یہ ثابت نہیں کر سکا۔ کہ وید آدی سرشٹی سے ہیں۔ آج میں پھر آریہ سماجی دوستوں کی خدمت میں عموماً اور ودوانوں کی خدمت میں خصوصاً یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اس دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کیلئے کوئی ویدک دلیل پیش کریں۔ کیونکہ دنیا کے اندر یہ دستور ہے۔ کہ صرف دعویٰ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ جب تک اس کے ساتھ کوئی دلیل نہ ہو۔ آج میں آریہ سماجی دوستوں کی خدمت میں پنڈت دیانند جی کا ایک مشہور لیکچر پیش کرتا ہوں۔

سوامی دیانند جی فرماتے ہیں:۔ "جیسے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اب بھی پیدا ہو کر کچھ عرصہ جینے کے باوجود اسی طرح مرجانے پر کسی طرح کی سزا نہیں ملتی۔ اسی طرح آدی سرشٹی میں سب انسان بچپن کی سی حالت میں تھے۔ اُن کے لئے کوئی امر و نہی نہیں تھا نہ ہی اب تک کوئی قانون تھا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا۔ کانوں سے شبد سننا پاؤں سے چلنا وغیرہ لیکن اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تھا۔ ایسی حالت آدی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی۔ پھر پرمیشور نے منشوں کو وید گیان دیا۔ (از دیانند اپدیش منجری دیاکھیان ۷ صفحہ ۹۶ اردو)

اس عبارت سے بالکل عیاں ہے۔ کہ بقول سوامی دیانند جی پرمیشور نے شروع دنیا میں انسانوں کو وید گیان نہیں دیا۔ اس کی دلیل سوامی جی نے یہ بیان کی ہے کہ آدی سرشٹی کے انسان بلحاظ کرم اور گیان ابتدائی حالت میں تھے۔ اس لئے ان کو مثل بچوں کے کسی قسم کے امر و نہی کی ضرورت نہ تھی۔ اب آریوں کا یہ فرض ہے کہ وید کو ازلی کہنا چھوڑ دیں۔ یا پھر یہ مان لیں۔ کہ وید بچوں کے لئے تھے۔ اور اب ہم بلحاظ کرم اور گیان چونکہ بالغ ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب ہم کو ویدوں کی ضرورت نہیں ہے۔

آریہ سماجی دوست ایک یہ سوال بھی کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر یہ مان لیا جائے کہ ایشور نے آدی سرشٹی میں منشوں کو مکمل گیان نہیں دیا تھا۔ تو ایشور پر دوش آتا ہے۔ کہ ایشور کا گیان نامکمل ہے۔ جس طرح سورج کو خدا نے آدی سرشٹی میں پیدا کیا تھا۔ اور وہ آج تک انسانوں کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے اسی طرح خدا کو شروع دنیا میں مکمل گیان دے دینا چاہیئے تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ سورج تو آدی سرشٹی سے لے کر انسانوں کی ضرورت پوری کر رہا ہے۔ یعنی سورج آدی سرشٹی میں جو کام دیتا تھا۔ آج بھی وہی دے رہا ہے۔ اور جس طرح آدی سرشٹی کے انسانوں کو اس سورج کی ضرورت تھی اسی طرح موجودہ زمانہ کے انسانوں کو اس کی ضرورت ہے۔ لیکن کیا آریہ صاحبان ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ جس آدی سرشٹی کے انسانوں کی ضروریات کو وید پورا کرتا تھا اب بھی اسی طرح پورا کرتا ہے۔

ہمارا مشاہدہ تو یہ ہے۔ کہ وید تو کجا آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کی صریح تعلیم کو بھی چھوڑ کر من گھڑت باتوں پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ مثلاً نیوگ۔ شادی بیوگان اور چھوت چھات وغیرہ وغیرہ علم اور گیان درجہ بدرجہ ہی سیکھا جا سکتا ہے۔ اور اس وجہ سے یہ نہیں کہا جاتا کہ علم سکھانے والے کا علم ناقص اور نامکمل ہے۔ اگر ایک ایم۔ اے۔ ماسٹر چھوٹے بچے کو پڑھائے سکھائے۔ اور الف بے پڑھائے۔ تو کوئی عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کا علم نامکمل ہے۔ اسی طرح ایشور کا گیان مکمل ہے۔ مگر وہ انسانوں کو ان کی ضرورت کے مطابق علم بخشتا رہتا ہے۔ اس میں ایشور پر کوئی دوش نہیں آتا۔

سوامی دیانند جی بھی لکھتے ہیں۔ کہ "اس وچار میں ایک بات اور خیال رکھنے کے لائق ہے۔ کہ گیان کا سبھاؤ ہی ایسا ہے۔ کہ وہ سلسلہ وار یکے بعد دیگرے ہوتا ہے۔ (از دیانند اپدیش منجری دیاکھیان ۷ صفحہ ۵۹ اردو)

اب یہ صاف ثابت ہوگیا۔ کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ سلسلہ وار یکے بعد دیگرے اپنا گیان دیا۔ اگر وہ شروع دنیا میں انسان کو مکمل گیان عطا کر دیتا تو پھر اس کا یہ فعل بقول دیانند جی غیر فطرتی بن جاتا۔ جو ایشور کے لئے بہت بڑا دوش ہوتا سوامی جی بھی خود وید مان چکے تھے۔ کہ آدی سرشٹی میں انسان بلحاظ علم اور کرم کے بچوں کی طرح تھے۔ ان کو صرف کھانا پینا اور بھوگ کرنا ہی معلوم تھا۔ (از دیانند اپدیش منجری دیاکھیان ۷ صفحہ ۹۶ اردو)۔

لہذا ان کا علم اور کرم ہمارے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اور اب ہم کو اس کی ضرورت نہیں۔

خاکسار فتح محمد احمدی شہر بازار کراچی۔

احرار کا تشدد

لاہور ۲۹ مارچ گذشتہ شب دہلی دروازہ کے باہر لاہور کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ اس میں جب مسٹر مظہر علی احراری تقریر کر رہے تھے۔ تو چند ہندو مسلم نوجوانوں نے شور مچا دیا۔ کہ فرقہ پرست کو کانگریس کی سٹیج پر بولنے کا موقع نہ دیا جائے بات چونکہ بڑھنے کی تھی۔ اس لئے احراری رضاکاروں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کیلئے غازی محمد اسحٰق کو جو احرار کے عرصہ سے تیر نظر کی زد میں ہیں پکڑ لیا۔ اور نہایت بیدردی سے زدوکوب کیا گیا۔ تمام ہندو اس ظالمانہ تشدد کا تماشہ خموشی کیساتھ دیکھتے رہے۔ اس... واقعہ پر مسلمانوں میں عام طور پر احرار کے خلاف نفرت و بیزاری کا اظہار کیا جا رہا ہے (از [illegible])

ضلع ڈیرہ غازی خاں میں احراری امیر شریعت کا تعاقب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار سے کامیاب مناظرے

پنجاب کی پبلک پر احرار کی ذلت و رسوائی اور بے دینی و ملت فروشی کی حقیقت بالکل منکشف ہو چکی ہے۔ اور اب کچھ عرصہ سے ضلع ڈیرہ غازیخان جیسے دور افتادہ اور حالات و اخبارات صحیحہ سے بے خبر علاقہ کو انہوں نے اپنی یلغار کے لئے جولانگاہ بنایا ہوا ہے چنانچہ مولوی عطاء اللہ معہ مشہور بدزبان لال حسین اختر کے ۱۱ مارچ کو تبلیغی دورہ کے بہانہ سے ضلع ہذا کی حدود میں داخل ہوا۔ ہر چند کہ مولوی عطاء اللہ نے اس دفعہ مثل سابق اپنی شان مولویانہ کو قائم رکھنے کی کوشش کی۔ اور اس علاقہ کے جاہل اور پیر پرست لوگوں پر حسب دستور سابق اپنی بزرگی اور طہارت کا سکہ بٹھانے کے لئے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر ہوا کا رخ اور زمانہ کا رنگ یہاں بھی بدلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اور لوگ احرار کے "امیر شریعت" کو بزبان حال پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔ ع

وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا

اس ضلع میں ۱۱ مارچ سے لے کر ۲۴ مارچ تک مولوی عطاء اللہ گھومتا رہا۔ مگر ہر ایک مقام پر جہاں گیا۔ ناکامی اور نامرادی نے اس کا پرجوش استقبال کیا۔ لال حسین اختر کی شخصیت سے ہر ایک کو یہاں واقفیت ہو چکی ہے۔ کہ وہ ایک ضمیر فروش دریدہ دہن اور علم و ادب سے جاہل مطلق آدمی ہے جسے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے خلاف گند بکنے اور سب وشتم کرنے کے لئے مجلس احرار نے ملازم رکھا ہوا ہے۔ قریباً ضلع ہذا کے سات مختلف مقامات پر عطاء اللہ نے جا کر تبلیغ کی آڑ لے کر خود اور لال حسین اختر سے جماعت احمدیہ کے خلاف بالکل بے سر و پا کذب بیانی اور ہرزہ سرائی کی اور پبلک کو گمراہ اور مشتعل کرنے کی بدترین کوشش کی۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ مولوی عطاء اللہ کی ٹھیک وہی کیفیت تھی۔ جو ایک بندریا نچانے والے کی ہوتی ہے۔ الحمد للہ۔ کہ اس دفعہ ہمیں بھی خدا تعالےٰ نے توفیق بخشی۔ کہ مرکز سے مبلغین بر وقت منگوائے۔ جنہوں نے اس بندریا والے کا ضلع بھر میں تعاقب کئے رکھا۔ اور جو زہر مولوی عطاء اللہ پھیلاتا رہا۔ اس کو دور کرنے کے لئے ہمارے مبلغین پہنچ جاتے رہے۔ چنانچہ مولوی محمد شریف صاحب مولوی ظفر محمد صاحب اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا نے ضلع بھر میں گشت کی۔ لال حسین کے ساتھ ہماری جماعت کے تین مناظرے بھی ہوتے۔ ایک ڈیرہ غازی خاں میں دوسرا بستی بزدار اور تیسرا جام پور میں سمجھدار اور مہذب طبقہ کو خوب معلوم ہو گیا۔ کہ جہاں ہماری طرف سے اپنے دعووں کی تائید اور باطل کی تردید کے لئے قرآن مجید احادیث نبوی اور اقوال بزرگان سے زبردست اور ناقابل تردید دلائل نہایت عمدگی اور سنجیدگی کے ساتھ دئے جاتے تھے وہاں فریق مخالف کی طرف سے سوائے سب وشتم۔ استہزاء گالیوں اور دشنام دہی کے اور کچھ بھی پیش نہ کیا جاتا تھا۔ اجرائے نبوت کے متعلق ہمارے دلائل کی قوت کو دیکھ کر سمجھدار پبلک میں ہر جگہ کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور اہل علم گہرے غور و فکر میں پڑ گئے ہیں۔ چونکہ کثرت جاہل اور دین سے ناواقف لوگوں کی ہوتی ہے۔ جنہوں نے ناسمجھی اور مولویوں کے اشتعال اور انگیخت پر نامعقول نعرے بھی لگائے اور تالیاں بھی بجائیں۔ مگر غور و فکر کرنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ مناظرے حق و صداقت کے پھیلنے کے لئے ایک خضار چھوڑ گئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے چاہا۔ تو ان مناظروں کے نتیجہ میں احمدیت یہاں پھیل کر رہے گی۔

عزیز محمد وکیل ڈیرہ غازی خان

حادثہ پانی پت کے متعلق سرکاری اعلان

لاہور ۲۹ مارچ۔ آج حادثہ پانی پت کے متعلق ذیل کا سرکاری اعلان کیا گیا ہے جسے ہم بلا ترمیم و اصلاح ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

حکومت پنجاب افسوس کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتی ہے۔ کہ اسے ۲۷ مارچ ۱۹۳۷ء بروز شنبہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ پولیس کو پانی پت ضلع کرنال میں گولی چلانی پڑی۔ اس واقعہ کا فوری سبب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے ہولی کے ایک جلوس کو ایک خاص رستہ سے گزرنے سے منظم طور پر روکا گیا۔ جلوس پہنچنے سے پیشتر مسلمانوں کا ایک گروہ جس کے افراد نے آپس میں ہاتھ باندھے ہوئے تھے سڑک پر لیٹ گیا۔ اور وہاں سے اٹھنے سے انکار کر دیا۔ پولیس کو ایک گروہ نے جو فساد کرنے پر آمادہ تھا۔ گھیر لیا۔ اور تا دم تحریر موصول شدہ اطلاع کے مطابق اسے دو مختلف موقعوں پر گولی چلانی پڑی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس جو پانی پت میں مقیم تھے۔ اس اطلاع کے ملنے پر فوراً موقع پر پہنچ گئے۔ اور امن قائم کرنے کے لئے تدابیر اختیار کیں۔ گولی ۲۷ مارچ کو دوپہر سے پہلے چلی۔ صاحب کمشنر انبالہ ڈویژن صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مشرقی رینج کو انبالہ میں اسی دن دوپہر کے قریب اس کی اطلاع مل گئی۔ وہ فوراً پانی پت کو بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر وہاں تین بجے بعد دوپہر پہنچ گئے۔ انہوں نے بشمولیت حکام ضلع ہلاک شدگان کو برآمد کرنے اور زخمیوں کو سول ہسپتال میں خاص طبی علاج کے لئے بھیجنے کا انتظام کیا۔ مزید پولیس بلانے اور پولیس کے ذریعہ تحقیقات کرانے کا بھی انتظام کیا گیا اسی شام کو حکومت پنجاب نے مسٹر آسکوتھ ہوم سکرٹری کو ضروری اختیارات دے کر پانی پت جانے کے لئے حکم دیا۔ تاکہ وہ واردات کے متعلق شہادتیں قلم بند کریں اور مجسٹریٹی تحقیقات کریں۔ انہیں اس امر کی ہدایت دی گئی ہے۔ کہ وہ ان حالات کی تحقیقات کر کے رپورٹ کریں۔ جن کی وجہ سے اور جن کے دوران میں پولیس نے گولی چلائی۔ اور اس کے بعد جو واقعات معرض ظہور میں آئے۔ مسٹر موصوف مورخہ ۲۸ مارچ بروز اتوار پانی پت میں پہنچ گئے۔ اور وہ بلا مزید توقف اپنی تحقیقات شروع کر دیں گے۔ وہ ہر گواہ کا بیان قلم بند کریں گے۔ جو اس کے متعلق اپنی شہادت دینا چاہے۔ اس وقت ایک موصول شدہ اطلاع کے مطابق گولی چلنے سے ۷ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ ان سترہ اشخاص میں سے جن کو مورخہ ۲۸ مارچ کی شام تک پانی پت کے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ وہ ایسے تھے۔ جنہیں گولی سے زخم آئے ممکن ہے۔ کہ اور بھی زخمی شدہ ہوں۔ جن کی رپورٹ ابھی حکام تک نہ پہنچی ہو۔ جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ گولی سے جو اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ وہ سب مسلمان تھے۔ اس کے علاوہ اکا دکا حملوں کے باعث دو ہندوؤں کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ پولیس کے بعض افراد کو پتھر پھینکے جانے سے چوٹیں آئیں۔ اور عوام کے پندرہ افراد ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔ جو گولی چلنے کے علاوہ دیگر حالات میں زخمی ہوئے۔ ابھی پوری تفصیلات موصول نہیں ہوئیں۔ اور جونہی مکمل اطلاع موصول ہو گی۔ حکومت پنجاب ہلاک شدہ اور مجروح شدہ اشخاص کے متعلق ایک اور اعلان صادر کرے گی۔

(فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۴۷۵۲:۔ منکہ عزیز احمد ولد محمد علی قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھیر دیچھی ڈاک خانہ کاہنوان تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶/۱/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پچھتر روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عزیز احمد بقلم خود حال محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ سندھ۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد الدین محمود آباد فارم

گواہ شد:۔ نواب محمد عبد اللہ خان

نمبر ۴۷۵۸:۔ منکہ نصیر احمد ولد نور الدین قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹ جون ۱۹۱۶ء ساکن دہڑ چک ۲۹ ڈاک خانہ مومن تحصیل و ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶/۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ میری ملازمت کی آمدنی پر ہے۔ جو اب مبلغ ۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کل یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔

العبد:۔ نصیر احمد حال وارد محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ سندھ

گواہ شد:۔ محمد کریم محمود آباد فارم

گواہ شد:۔ ڈاکٹر احمد الدین محمود آباد فارم

نمبر ۴۷۶۶:۔ منکہ ہدایت اللہ ولد مہر دین قوم جٹ زمیندار پیشہ بڑھئی عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷/۳ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۷/۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ کام دستکاری نجاری پر ہے۔ جس کی اوسط آمد اس وقت بیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ ہدایت اللہ احمدی بقلم خود دار الصناعت قادیان

گواہ شد:۔ محمد اسحٰق سیالکوٹی کلرک دار الصناعت قادیان

گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ احمدی ربوتالوی سپرنٹنڈنٹ دار الصناعت قادیان

نمبر ۴۷۶۷:۔ منکہ رحمت اللہ ولد میاں کوڑا صاحب قوم ارائیں سکنہ قادیان تاریخ بیعت پیدائشی احمدی تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

(۱) ایک مکان پختہ مشتملبر دو کمرے و برآمدہ و صحن جس کا کل رقبہ دس مرلہ اور مالیت اندازاً چھ سو روپیہ ہے

(۲) پانچ گھماؤں زرعی اراضی واقع موضع تلونڈی ڈاک خانہ چک نمبر ۱۰۸ جھمرہ ضلع لائلپور۔ جو میری جدی بلا شرکت غیرے ملکیت ہے قیمتی اندازاً ایک ہزار روپیہ ہے۔

(۳) ایک مکان مشتملبر ایک کمرہ پختہ و ایک کمرہ خام رقبہ اندازاً آٹھ مرلہ قیمتی یکصد روپیہ۔ موضع تلونڈی مذکور میں واقع ہے۔ اس کل جائداد کی مجموعی مالیت سترہ سو روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت پندرہ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ رحمت اللہ مالی ساکن محلہ دار السعت قادیان۔

گواہ شد:۔ محمد رمضان ساکن محلہ دار السعت

گواہ شد:۔ محمد امین بقلم خود محلہ دار السعت

نمبر ۴۷۶۸:۔ منکہ خلیل احمد ولد مولوی اللہ بخش صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ عیالی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع سمراہ ڈاک خانہ تحصیل لودہراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

یہ کہ میری جائداد اس وقت بہ تفصیل ذیل ہے۔ بھیڑیں ۶۱ فی بھیڑ ۹ روپیہ = ۵۴۹/- بکریاں ۸ عدد فی ۶ روپیہ ۱۰۸/- مادہ گائے معہ بچھڑا ۵۰/- زیورات چاندی ۸۰ تولہ = ۴۰/- روپیہ ۱۵۰/- نقد موجود ہے۔ کل میزان ۸۹۵/- روپے جس میں نصف حصہ کا مالک میرا حقیقی بھائی عزیز احمد ہے۔ اپنے نصف حصہ یعنی مبلغ ۴۴۸/۸/- کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ کہ ماسوا جائداد مندرجہ صدر کے جو آمدنی مال مذکور کی خدمت گذاری سے پشم وغیرہ کے ذریعہ ہوگی مع جائداد مندرجہ عنوان کے ۱/۲ حصہ حوالہ انجمن مذکور کرتا رہونگا۔ میری موت کے بعد جو میری جائداد خواہ کسی قسم کی بھی ہو۔ اس کے ۱/۲ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اپنی زندگی میں جو کچھ علاوہ حصہ آمد ماہوار کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں گا۔ وہ بوقت ادائیگی حصہ جائداد سے وضع کر لی جائے گی۔ یہ وصیت میں نے اپنی صحت بدنی اور قائمی ہوش و حواس سے بصد شوق کی ہے اللہ تعالیٰ اس عہد پر تا حیات قائم رکھے۔ آمین

العبد:۔ خلیل احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد سلطان سوداگر چرم لودہراں بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مستری عبد الخالق بقلم خود لودہراں

نمبر ۴۷۶۹:۔ منکہ محمد یوسف شاہ ولد سید معصوم شاہ صاحب قوم سید پیشہ ڈاکٹری ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن مدینہ ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان پختہ واقع مدینہ ضلع گجرات قیمت اندازاً ۴۰۰۰/- روپیہ بلا شرکت غیرے میرا ہے۔ لیکن میرا گذارہ جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مجھے اس وقت ۱۵۲/- روپے ماہوار کے حساب سے ملتی ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ آمدنی کی زیادتی یا کمی کی صورت میں بھی اس پر عمل درآمد کروں گا۔ اور محکمہ کارپرداز ان بہشتی مقبرہ کو اس سے اطلاع دیتا رہونگا انشاء اللہ۔ اور اپنی جائداد غیر منقولہ یعنی مکان قیمتی تقریباً تین ہزار کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو رقم یا جائداد میرے مرنے کے بعد میرا ترکہ ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور میرے ورثا میری اس وصیت کے پابند ہونگے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کچھ ادا کر دوں اور رسید حاصل کروں۔ تو وہ رقم ادا کردہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حساب وصیت سے مہنا کردی جائے گی۔
العبد:۔ محمد یوسف شاہ بقلم خود سب اسسٹنٹ سرجن ریلوے ہسپتال وزیر آباد
گواہ شد:۔ سید بشیر احمد برادر زوجہ موصی بقلم خود ساکن کھاریاں۔
گواہ شد:۔ ماسٹر فضل الہی سکرٹری مال

انجمن احمدیہ وزیر آباد

۴۷۵۸ منکہ شیخ محمد شفیع ولد میاں حیات بخش قوم شیخ سیٹھی عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۳ء ساکن جہلم شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ جنوری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد کچھ کتابیں کچھ برتن اور کچھ نقدی جنسی مجموعی تعداد قیمت مبلغ چھ سو روپیہ ہے ہیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے کے وقت اگر میری کوئی اور جائیداد بھی ہو تو اس کے ۱/۱۰ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ شیخ محمد شفیع سیٹھی احمدی محلہ شیخاں جہلم
گواہ شد:۔ عبد الاحد مولوی فاضل معلم مدرسہ احمدیہ
گواہ شد:۔ عطا محمد ریٹائرڈ انسپکٹر آف ورکس محلہ نشانہ گراں جہلم شہر

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق پر اکیٹس و نمونہ سبق مفت
اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

زیر سرپرستی عالیجناب شمس الحکماء حکیم عبد الغنی خانصاحب رئیس اعظم دہلی

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہے۔ اس کے جملہ مرکبات نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اور مخصوص مجربات سو فیصدی کامیاب ہیں۔ جو کہ عالیجناب حکیم عبد الغنی خاں صاحب اور عالیجناب علامہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی اور ویدمان سنگھ صاحب سیکرٹری طبیہ کالج دہلی کی زندگیوں کا نچوڑ ہیں

مخصوص مجربات دواخانہ

حب بواسیر یہ گولیاں خونی اور بادی بواسیر کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان کے اکیس یوم کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور روغن بواسیر کے استعمال سے مسے بالکل خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ اکیس یوم دوا کی قیمت مع روغن بواسیر پانچ روپے (صہ) ہے۔

حیات النسوان سیلان الرحم۔ انشقاق الرحم۔ اختناق الرحم اور حیض کی جملہ خرابیوں کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن سر کا درد اور ہاتھ پاؤں کی جلن اور اینٹھن کافور ہو جاتا ہے۔ اور حیض اور ایام ماہواری باقاعدہ ہو کر طبیعت نہایت ہشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔ جملہ نسوانی امراض کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

ماء اللحم خاص الخاص بہ نسخہ کلاں

یہ ویدک یونانی دواخانہ کا بہترین تحفہ ہے۔ گرمی اور سردی ہر دو موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مردانہ قوت میں اضافہ کرنے اور قائم رکھنے میں بہترین چیز ہے۔ اگر موسم گرما میں اس کو بطور ناشتہ دودھ میں ڈالکر استعمال کیا جائے۔ تو اعضائے رئیسہ کو قوت دینے کیلئے کسی اور چیز کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔
قیمت فی بوتل پانچ روپے (صہ)

حالات مرض تحریر کر کے عالیجناب حکیم عبد الغنی خانصاحب کے لاثانی طبی تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔

پانچواں ایڈیشن

مخزن نعمت

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شب دیگ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے قسم قسم کے کباب بھرنے والیں مچھلی بڑے وغیرہ انواع واقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے دوپڑ۔ پوری۔ کتلمہ باقر خانی بھینی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں مثلاً بالوشاہی۔ جلیبی شکرپارے۔ کھجور گلاب جامن قسم قسم کے لڈو۔ گل گلے پیڑے برفی قلاقند۔ ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے۔ اکبریاں اور اندرسہ وغیرہ اور انواع واقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب انار خشخاش شہتوت۔ لیموں صندل بنفشہ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑتے ہوئے کھانوں کو درست کرنا مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ مع محصولڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

محلول مخلوطی یہ مشہور اور نہایت مفید دوا ہے۔ گران احباب کیلئے جو اس کی قیمت برداشت کر سکتے ہیں۔ دماغی کام کرنے والے کلرک اور بابو صاحبان کو خصوصاً قبض اور نسیان ستاتی ہے۔ اور بعض کو جریان احتلام کا عارضہ ہو کر بعض اور نامرادامراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ایسے احباب کیلئے محلول مخلوطی حکمی علاج ہے خوراک دو ڈرام سوتے وقت۔ قیمت دو ہفتہ للعہ

مرہم داد و چنبل اس مرہم سے کئی مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ گو اس سے پہلے ہمنے کوئی اشتہار نہ لکھا۔ اور نہ ارادہ تھا۔ مگر چونکہ دوائی دندر اور چنبل کے لئے نہایت اکسیر اور فائدہ بخش ہے۔ اس وجہ سے ناظرین اس سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ (عہر)
نوٹ:۔ دوائی منہ اور چہرہ پر نہ لگائیں۔ باقی جس جگہ خارش ہو یا زخم ہو مرہم لگائیں آرام ہوگا:

حب رینگن نسخہ خلیفہ اول رضی اللہ یہ نسخہ کسی دوست نے بتایا کہ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ عرق النساء (رینگن) کیلئے استعمال کرتے تھے جس سے مریض شفایاب ہو جاتے تھے۔ اور اس دوست نے خود پانچ چھ بیماروں کو دیا۔ جس کی برکت سے بیمار تندرست ہوگئے۔ میں نے اس سے لکھوایا۔ اور واقعی کئی مریضوں پر ہمنے استعمال کیا۔ سیاٹیکا (رینگن) کی وجہ سے مریض خواہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے بالکل تندرست ہو جاتا ہے۔ پس جس شخص کے گھر میں سیاٹیکا کا عارضہ ہو وہ ان گولیوں کو منگوائیں۔ اور حضرت خلیفہ اول کو دعا دیں قیمت ۶۰ گولی عہ خوراک دو گولی صبح دو گولی شام ہمراہ دودھ یا چاء

حکیم عبد الرحیم ڈاکخانہ سرائے نورنگ ضلع بنوں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۲۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے پنجاب اور صوبہ سرحد کے لئے ۶ ارکان پر مشتمل ایک مشترکہ پبلک سروس کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ ان میں سے ۴ ممبر گورنر پنجاب اور ۲ ممبر گورنر سرحد منتخب کریگا پنجاب کی طرف سے ایک انگریز ایک مسلمان ایک ہندو اور ایک سکھ ہوگا۔ اور صوبہ سرحد کی طرف سے ایک انگریز اور ایک مسلمان مقرر کیا جائے گا۔ ارکان کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ گذشتہ دو تین دن سے شمالی وزیرستان کی صورت حالات نسبتاً پر امن رہی۔ صرف چند تار کاٹے گئے۔ اور ۲۵ اور ۲۶ مارچ کی درمیانی شب میں عدک کیمپ پر ۱۷ فائر کئے گئے۔ اتمان زئی وزیری ملک جو فقیر اپی سے گفت و شنید کر رہے تھے۔ ۲۸ مارچ کو میران شاہ پہنچ گئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ملوک کے ساتھ دو گھنٹہ تک بحث و تمحیص کے بعد فقیر اپی نے اعلان کیا۔ کہ اگرچہ میں حکومت کے ساتھ گفت و شنید کرنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن اتمان زئی کا پورا جرگہ میرے پاس آیا ہے۔ اس لئے اب میں ایسے تصفیہ پر غور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جو سب کے نزدیک قابل قبول ہو۔

لکھنؤ ۲۹ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ وزارت کی تشکیل سے کانگرس کے انکار کے بعد گورنر یو پی نے نواب صاحب آف چھتاری کو ترتیب وزارت کی دعوت دی ہے۔

پٹنہ ۲۹ مارچ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گورنر بہار نے مسٹر محمد یونس کو جو بہار لیجسلیٹو اسمبلی میں مسلم انڈی پنڈنٹ پارٹی کے لیڈر ہیں دعوت دی ہے کہ وزارت کے قیام کے سلسلہ میں وہ گورنر سے ملاقات کریں۔ معلوم ہوا ہے گورنر نے سر گنیش دت سنگھ کو بھی جو اس وقت وزیر بلدیات ہیں۔ وزارت کی تشکیل کے سلسلہ میں ملاقات کی دعوت دی ہے۔

مدراس ۲۹ مارچ۔ آل انڈیا ہندی کانفرنس کے اجلاس میں مسٹر راجگوپال آچاریہ کی تحریک پر یہ قرارداد منظور کی گئی ہے۔ کہ کانگرس کے اجلاس کی کارروائی صرف "ہندی ہندوستانی" میں ہوا کرے۔ اور صرف اس صورت میں کسی شخص کو انگریزی زبان میں تقریر کرنے کی اجازت دے۔ جب وہ ہندوستانی میں وضاحت کے ساتھ تقریر نہ کر سکے۔ اس قرارداد کے متعلق ایک ملاقات کے دوران میں گاندھی جی نے کہا۔ کہ ہم نے لفظ ہندی ہندوستانی اس لئے استعمال کیا ہے۔ کہ مسلمان اور ہندو مصنفین کے درمیان رشتہ اتحاد پیدا کیا جائے۔

کرنال ۲۹ مارچ۔ کرنال کے ایک پلیڈر کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ پانی پت کے حادثہ فاجعہ میں بے شمار مسلمانوں کو گولیوں کا شکار بنا دیا گیا۔ ہندو ہولی کا ایک جلوس چوک قلندر سے گزارنا چاہتے تھے جو مسلمانوں کے نزدیک ایک متبرک مقام ہے اس قسم کے ناخوشگوار حادثہ کی روک تھام کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کافی انتظام کیا تھا۔ اور ایک دن پہلے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی تھی۔ جس کی رو سے جلوس میں ۲۰ سے زیادہ آدمیوں کی شرکت ممنوع قرار دے دی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰۔۲۰ آدمیوں پر مشتمل کئی جلوس ایک دوسرے کے پیچھے آ رہے تھے۔ متعدد مسلمان اپنے ہاتھ پیٹھ پر باندھ کر راستہ پر لیٹ گئے۔ عین اس وقت پولیس کی ایک جمعیت نے ایک نوجوان ہندو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی قیادت میں مسلمانوں پر لاٹھی چارج کیا۔ اور کوئی انتباہ کے بغیر غیر مسلح مسلمانوں کے مجمع پر گولیاں برسائی گئیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ چالیس سے پچاس منٹ تک گولیاں چلائی گئیں۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ۸ اشخاص ہلاک ہوئے۔ لیکن مجروحین کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ مسٹر اکھل چندر دت ڈپٹی لیڈر کانگرس نیشنلسٹ پارٹی نے اسمبلی میں التوا کی تحریک کا نوٹس دیا ہے تاکہ گورنروں کے انکار سے جو آئینی الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر غور کیا جائے

جھریا ۲۹ جنوری۔ ۲۹ مارچ۔ ٹاٹا کوئلے کی کان کی مجلس عمال کے ایک افسر کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر جارڈبہ کی کان کے تقریباً تین ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے افسر مذکور کی گرفتاری اس لئے عمل میں لائی گئی کہ وہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک لیبر کانفرنس منعقد کرنا چاہتا تھا۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہندوستان اور جاپان کے تجارتی معاہدہ کے متعلق جو گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔

لاہور ۲۹ مارچ۔ سید محمد جعفر صاحب جو پنجاب میں ہاکی کے ایک مشہور کھلاڑی اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے۔ دریائے راوی میں شکار کے دوران میں ڈوب کر انتقال کر گئے

دہلی ۲۹ مارچ۔ کانگرسی اکثریت والے صوبوں میں کانگرس کے وزارتوں سے انکار کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر ستیہ مورتی نے کہا۔ کہ گورنر جو چاہیں کریں اکثریت ہماری ہے۔ اور غیر کانگرسی وزارتیں ایک دن بھی قائم نہیں رہ سکینگی گورنروں کے لئے اب صرف ایک صورت ہے۔ کہ آئین کو معطل کر کے مطلق العنانہ حکومت شروع کر دیں۔ جس سے ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبار "ایوننگ سٹینڈرڈ" رقمطراز ہے۔ کہ ہندوستان میں مختلف صوبوں کی اسمبلیوں کے انتخابات میں کانگرس پارٹی کی نمایاں کامیابی کے باعث انڈین سول سروس کے ۲۵ انگریز امیدواروں نے ہندوستان میں ملازمت کی پیشکش قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

رنگون ۲۹ مارچ۔ برما اسمبلی کی یونائیٹڈ پارٹی کے ۶۰ ارکان نے گورنر برما کے نام ایک عرضداشت ارسال کی کہ وہ اسمبلی کا ایک خاص اجلاس طلب کریں۔ تاکہ کابینہ اور ہاؤس کے صدر کی بے ضابطہ پوزیشن واضح کی جائے عرضداشت میں تحریر ہے۔ کہ وزارت کو ہاؤس میں ہرگز اکثریت حاصل نہیں اور وہ صدر کے ووٹ کی وجہ سے کالعدم ہونے کی وجہ سے بچ گئی ہے۔

حیدرآباد (دکن) ۲۹ مارچ۔ ضلع گلبرگہ کے ایک گاؤں نرگنڈا میں محرم کی دسویں تاریخ کو ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ اسی طرح ۲۶ مارچ کو ہولی کے ایک جلوس پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں دو اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

دہلی ۲۹ مارچ۔ یو پی۔ سی پی۔ بہار بمبئی۔ مدراس اور اڑیسہ یعنی ان تمام صوبوں میں جہاں جہاں کانگرسی اکثریت ہے۔ کانگرسیوں نے وزارت مرتب کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ گورنروں نے آل انڈیا کانگرس کی شرط کو ماننے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ اب وہاں وزارت مرتب کرنے کے لئے دیگر پارٹیوں کے لیڈروں کو دعوت دی جا رہی ہے۔

امرتسر ۲۹ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۱ آنے سے ۳ روپے ۱۲ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۳ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۵ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک سونا ۳۶ روپے ۶ پائی اور چاندی ۵۲ روپے ۱۴ آنے

سیوطہ ۲۹ مارچ۔ باغیوں کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گوڈالاجارا اور میڈرڈ کے محاذ پر چاندنی رات میں خوب بمباری کی گئی۔ سرکاری فوج کے ۳۰۰ سپاہی قید کر لئے گئے۔

کراچی ۲۹ مارچ۔ گیارہ ترکی فوجی افسر کابل جاتے ہوئے کراچی سے گزرے یہ ترکی افسر افغان فوج کے لئے بطور معلم مقرر کئے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ افغان فوج کو جدید

[illegible] ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی